مولانا عبدالستار فانی ناظم نشرو اشاعت
مرکزی جمعیت القراء اہل حدیث، پاکستان

# عصمتِ انبیاء علیہم السّلام

## عصمتِ انبیاء کے متعلق مختلف مذاہب:

گناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں:-

۱- معصیت صغیرہ

۲- معصیت کبیرہ

حضرات انبیاء علیہم السلام کی بھی دو حیثیتیں ہیں -

(۱) قبل از نبوّت (۲) بعد از نبوّت - اس کے علاوہ صدورِ معصیت کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں - (۱) صدور عن عمدٍ (۲) صدور عن سہوٍ

**پہلا مذہب:**

تمام انبیاء علیہم السلام عمداً کبیرہ یا صغیرہ معصیت میں مبتلا ہونے سے معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے پہلے اور نبوّت کے بعد بھی لیکن بطور سہواً ان "نفوس قدسیہ" سے صغائر کا صدور غیر ممکن نہیں - یہ عقیدہ جمیع اہل اسلام، معتزلہ، خوارج نجاریہ اور شیعہ حضرات کا ہے

**دوسرا مذہب:**

کذب فی التبلیغ (یعنی تبلیغ کے متعلق کذب بیانی) کے علاوہ تمام صغائر و کبائر کے مرتکب ہو سکتے ہیں اور کبائر و صغائر کا صدور ان کی ذات بابرکات سے بعید نہیں، یہ عقیدہ "فرقہ مرجیۃ" کے ایک گروہ اور اشعریہ سے ابن الطیب باقلانی وغیرہ نے اپنایا ہے اور یہود و نصاریٰ بھی اسی عقیدہ پر گامزن ہیں جیسا کہ ہم تفصیلاً اس پر تبصرہ کریں گے۔

**تیسرا مذہب:** بعض کرامیہ باقی گناہوں کے ساتھ کذب فی التبلیغ کو بھی انبیاء

علیہم السلام سے روا سمجھتے ہیں۔

## ایضاح :

مرجیۂ : عموماً یہ گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کسی نے ایک بار "کلمہ توحید" پڑھ لیا پھر اگرچہ تمام گناہ ہی کیوں نہ کرے ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا ایمان صرف "اقرار باللسان" کا نام ہے۔ عمل، ایمان سے خارج ہے (یعنی عمل ایمان پر کوئی اثر انداز نہیں ہوتا) وہ (اعمال) صرف احکام شریعت ہیں اور لوگوں کا ایمان کم و بیش نہیں ہوتا (عام لوگ نیک ہوں یا بد، فاسق ہوں یا فاجر) ان کا ایمان اور نبیوں، فرشتوں کا ایمان ایک ہی ہوتا ہے کم یا زیادہ نہیں اگرچہ عمل نہ کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

اس گروہ کے بارہ فرقے ہیں :۔

(۱) جہمیہ (۲) صالحیہ (۳) شمریہ (۴) یونسیہ (۵) یونانیہ (۶) نجاریہ (۷) مریسیہ (۸) غیلانیہ (۹) حنفیہ (۱۰) شبیبیہ (۱۱) معاذیہ (۱۲) کرامیہ

اس آخری گروہ کے بانی ابو عبداللہ حمید بن کرام ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایمان صرف "اقرار باللسان" (یعنی زبان سے "کلمہ توحید" کا اقرار کرنا) "تصدیق بالقلب" کا اس میں کوئی دخل نہیں ان کے نزدیک منافقین بھی حقیقی مومن ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص۲۰۹)

## چوتھا مذہب :

ابو جعفر السمنانی قاضی الموصل کا ہے وہ اپنی کتاب میں تصریح کرتے ہیں کہ ہر چھوٹا بڑا جرم انبیاء سے سرزد ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ کفر کے مرتکب بھی ہو سکتے ہیں لیکن کذب فی التبلیغ ان سے محال ہے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر نبی کسی کام سے منع کرتا ہے لیکن خود کرتا ہے تو یہ اس نہی کے منسوخ ہونے کی دلیل نہیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ وہ معصیت میں مبتلا ہو کر اس "کار ممنوعہ" کا ارتکاب کر رہا ہو، لیکن اس نبی کے اصحاب کو یہ اختیار نہیں کہ اس وقت اپنے نبی پر اعتراض کریں یا اس کو روکیں، حتیٰ کہ یہ بات بھی کہہ ڈالی ہے۔ "قیامت سے پہلے کسی ایسے شخص کا پیدا ہونا جو نبی علیہ السلام سے افضل ہو دائرۂ امکان سے خارج نہیں (نعوذ باللہ)

ابن حزم اس مقام پر پہنچ کر اپنی مایۂ ناز تصنیف "الملل والنحل" میں پورے جلال سے فرماتے ہیں "یہ بات خالص کفر اور عین شرک ہے اور قائل کے خارج عن الاسلام ہونے

کے لئے کافی ہے جو شخص ایسی لاحاصل ہفوات کو زبان پر لاتا ہے اس کی زبان گدی سے نکال لینی چاہیئے اور اس کا خون بھی حلال ہے قیامت کے دن اور اس دنیا میں کوئی بھی "عذر لنگ" بیان کر کے اپنی اس "گفتار ناہنجار" سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے گا اور ضرور بالضرور اس جرم کی پاداش میں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

## پانچواں مذہب:

بعض نے اس خیال پر ملال کا اظہار کیا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کبائر کا ارتکاب تو نہیں کر سکتے ۔ البتہ صغائر کا دانستہ اکتساب ان سے بعید نہیں جیسا کہ اس نظریے کے متعلق ابن فورک اشعری کا قول بیان کیا جاتا ہے۔

فخر اندلس مجتہد مطلق علامہ ابن حزم فرماتے ہیں :۔

کہ "ہم صرف پہلی بات پر سر تسلیم خم کرتے ہیں اور کسی دانش مند کو روا نہیں کہ اس کے علاوہ اور کوئی بات کہے یا اس کے بغیر اور کوئی راستہ اختیار کرے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ اختیار کرنا ضلالت و الحاد کی وادیوں میں بھٹکنے کے مترادف ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام کی گستاخی ہو گی اگر پہلی بات کے علاوہ دوسری بات ان کی طرف منسوب کی جائے۔"

" ھذا مذھب جمیع المسلمین والیہ یمیل خاطری "

## موجودہ تورات میں نبوت:

اگرچہ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ ہماری بے جا "طوالت" احباب کی "ملامت" کا باعث ہو گی لیکن موجودہ تحریف شدہ تورات میں نبوت کی جو تصویر پیش کی گئی ہے اس کا بیان کرنا بھی ضروری ہے تاکہ بقاعدہ " بالاضداد تعرف الاشیاء" اصل حقیقت نکھر کر سامنے آجائے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ واقعی تورات میں یہ تمام موجود تھا بلکہ یہ یہودیوں کی کرشمہ سازی کا نتیجہ ہے۔ کہ انھوں نے کس طرح حضرات انبیاء کی عصمت کو مجروح کیا حتی کہ "جرم ترد امنی" میں بھی ان کو ملوث کیا ہے۔ العیاذ پھر طرہ یہ کہ اس روح فرسا گفتار کو تورات کا حصہ بنا دیا۔

" ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون "

**شرک :** شرک ایک بدترین جرم ہے لیکن موجودہ "الہامی کتاب" میں اس

"ناقابلِ معافی" جُرم کو بھی بڑی ڈھٹائی کے ساتھ حضرات انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:

"کیونکہ جب سلیمانؑ بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیساکہ اس کے باپ داؤدؑ کا دل تھا کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کی نفرتی مِلکوم کی پیروی کرنے لگا" (سلاطین باب ۱۱ آیت ۴ تا ۶)

حالانکہ یہ "مقدس کتاب" حضرت سلیمانؑ کو نبی بھی تسلیم کرتی ہے، چنانچہ لکھا ہے "اور خداوند کا کلام سلیمانؑ پر نازل ہوا"

(سلاطین ۱ باب $\frac{11}{\text{۴ تا ۶}}$ فیا للعجب)

## تعلیم شرک:

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام دُنیا کو "موحد" بنانے کے لئے تشریف لائے ہیں لیکن موجودہ بائیبل میں ان "نفوس قدسیہ" کی طرف شرک کی تعلیم دینا منسوب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اُتار اُتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے اور اس نے ان کو ان کے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی تب وہ کہنے لگے، اے اسرائیل یہی وہ تیرا دیوتا ہے جو تجھ کو ملکِ مصر سے نکال لایا" (خروج باب $\frac{32}{\text{۳ تا ۵}}$)

ناظرین کرام نے دیکھ لیا کہ انبیاء علیہم السلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک "رسوائے زمانہ" سامری کے فعل کو مقدس نبی ہارون علیہ السلام کے سر تھوپ دیا گیا ہے۔ الامان، الامان

## زنا:

شرک کے بعد شریعتِ اسلامیہ میں دوسرا بدترین جرم شرک ہے، چنانچہ بائبل میں بڑی جرأت کے ساتھ حضرات انبیاء علیہم السلام کو ملوث کیا گیا ہے، مقام حیرت ہے کہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ "ہم آغوش" ہونا بھی ثابت کیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اور ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں کیونکہ اسے ضغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اور اس کی بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے

تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دُنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو انھوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی اور پھر اس نے نہ جانا کہ وُہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ .. .. ..سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں

(پیدائش باب ۱۹۔ آیت ۳۰ تا ۳۶)

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے :۔

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ سے اُٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وُہ عورت نہایت خوبصورت تھی تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں؟ جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا وُہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی (کیونکہ وُہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی) پھر وُہ اپنے گھر کو چلی گئی اور وُہ عورت حاملہ ہو گئی سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں !!

(۲ سموئیل باب ۱۱ آیت ۲ تا ۶)

معصیت میں ملوث کرنے کا ایک اور انداز ملاحظہ ہو :۔

"اور داؤد بادشاہ بڈھا اور کہن سال ہوا اور وہ اسے کپڑے اڑھاتے، پر وُہ گرم نہ ہوتا تھا سو اس کے خادموں نے اس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کے لئے ایک جوان کنواری ڈھونڈی جائے جو بادشاہ کے حضور کھڑی رہے اور اس کی خبر گیری کیا کرے اور تیرے پہلو میں لیٹ رہا کرے تاکہ ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچے چنانچہ اُنہوں نے اسرائیل کی ساری مملکت میں ایک خوبصورت لڑکی تلاش کرتے کرتے "شونمیت ابی شاگ" کو پایا اور اسے بادشاہ کے پاس لائے اور وُہ لڑکی بہت شکیل تھی سو وہ لڑکی بادشاہ کی خبر گیری اور اس کی خدمت کرنے لگی لیکن بادشاہ اس سے واقف نہ ہُوا" (۱ سلاطین باب ۱ آیت ۱ تا ۵)

## سازشِ قتل :

قتل یا سازشِ قتل بھی بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا "ابدی جہنم" ہے حضرات انبیاء علیہم السلام کو اس میں بھی ملوث کیا گیا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق "بائیبل مقدس" میں لکھا ہے :-

"صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے ایک خط لکھا اور اسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا اور اس نے خط میں یہ لکھا کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ جانا تاکہ وہ مارا جائے اور جان بحق ہو۔ اور یوں ہوا کہ جب یوآب نے اس شہر کا ملاحظہ کر لیا تو اس نے اوریاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادر مرد ہیں اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اوریاہ بھی مر گیا (۲ سموئیل باب ۱۱۔ صفحہ ۱۴ تا ۱۸)

بائیبل مقدس کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام اسی بیوی سے پیدا ہوئے جس کے حصول کے لئے اس کے خاوند کو ناجائز قتل کروا دیا۔

## چور ڈاکو :

موجودہ الہامی کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تمام انبیاء کو "چور ڈاکو" جیسے بدترین نام سے یاد کرتی ہے۔

"پس یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی ایک نہ سنی " (یوحنا کی انجیل باب ۱۰ آیت ۷ تا ۸)

## دروغ گوئی :

بائیبل کے مطابق حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے ہیں ایک عیسو جو بڑا اور دوسرا یعقوب جو چھوٹا تھا۔ عیسو کے جسم پر بال تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بڑے بھائی سے پہلوٹھی کا حق عجیب حیلہ سازی سے چھین لیا اب حضرت اسحاق سے برکت اور دعا لینے کے لئے نہایت چابکدستی سے کام لیا یعنی اپنے ہاتھوں اور گردن پر بکری کے بچوں کی کھالیں لپیٹ لیں تاکہ باپ اسحاق کو معلوم ہو سکے کہ واقعی یہ بڑا بیٹا عیسو ہی ہے

اور ساتھ جھوٹ بھی بول دیا - (ملاحظہ ہو پیدائش باب ۲۷ آیت ۱ تا ۲۰)
موجودہ تورات حضرت یعقوبؑ کا جھوٹ ان الفاظ میں بیان کرتی ہے -
یعقوب نے اپنے باپ سے کہا میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہوں (پیدائش باب ۲۷ آیت ۱۹)

## شراب نوشی :

شراب نوشی بہت بڑا جرم ہے قرآن نے اس کو "رجس" اور "عمل الشیطان" کہا ہے شریعتِ اسلامیہ اس کو "ام الخبائث" کہتی ہے لیکن موجودہ "الہامی کتاب" میں بڑی جرأت کے ساتھ "شراب نوشی" حضرات انبیاء کی طرف منسوب کی گئی ہے -

ملاحظہ فرمائیں : حضرت نوحؑ کے متعلق لکھا ہے :-

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا اور اس نے اس کی مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرہ میں برہنہ ہو گیا "
پیدائش باب ۹ آیت ۲۰ تا ۲۱

حضرت لوط کے متعلق یہ بیان ہے :-

"آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں ... سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی ... "(پیدائش باب ۱۹- آیت ۳۲-۳۳)

حضرت اسحاق علیہ السلام کے متعلق : "اور وہ اس کے لئے مے لایا اور اس نے پی " (پیدائش باب ۲۷ آیت ۲۵)

"اضحاق نے عیسو کو جواب دیا کہ دیکھ میں نے اسے تیرا سردار ٹھہرایا، اور اس کے سب بھائیوں کو اس کے سپرد کیا کہ خادم ہوں اور اناج اور مے اس کی پرورش کے لئے بتائی " (پیدائش باب ۲۷/۳۷)

اس کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام کا زمین کے لئے باعثِ لعنت ہونا، حضرت ایوب علیہ السلام کی بے صبری، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نوحہ خوانی اور ماتم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں توہین کا پہلو، حضرت مریم علیہا السلام کی بے عزتی اور حضرت یعقوبؑ کا ایک عورت پر فریفتہ ہو کر اس کو چومنا - اسی "بائبل مقدس" میں مذکور ہے - ہمارا ضمیر اجازت نہیں دیتا کہ ان تمام اسفار لھو الحدیث کو صفحہ قرطاس پر منتقل کریں اب ہم اہل کتاب کے پیارے نبی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ "روح القدس" کے متعلق ان کا کیا نظریہ ہے تاکہ ان کی "منافقت اور دورنگی ظاہر ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیں ........

.. .. "بائیبل مقدس" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی ٹھہراتی ہے۔

"جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے"، (استثناء ۲۱/۲۳)

"جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"، گلیتون ۳/۱۳

مصلوب ہونے سے پہلے کی تصویر بھی ملاحظہ ہو:۔

" اس پر پیلاطس نے یسوع کو لے کر کوڑے لگوائے اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا اور اسے ارغوانی پوشاک پہنائی اور اس کے پاس آکر کہنے لگے اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اس کے طمانچے بھی مارے"(یوحنا ۱۹/۱-۴)

" اور جو آدمی یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس سے پوچھتے تھے کہ نبوت سے بتا تجھے کس نے مارا اور انہوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں اس کے خلاف کہیں۔"

(لوقا کی انجیل ۲۲/۶۳-۶۵)

" اور وہ اس کے سر پر سرکنڈا مارتے اور اس پر تھوکتے" (مرقس کی انجیل ۱۵/۱۹)

" اور اس کے کپڑے اتار اسے قرمزی چوغہ پہنایا ...... اور جب ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اس پر سے اتار کر پھر اسی کے کپڑے اس کو پہنائے اور مصلوب کرنے کے لیے باہر لے گئے" (متی کی انجیل ۲۷/۲۸-۳۱) اس کے بعد یسوع کو مصلوب کر دیا گیا۔

## یسوع مسیح کا ایک معجزہ:

" پھر تیسرے دن قانای گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس شادی میں دعوت تھی۔ اور جب مے ہو چکی تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس مے نہیں رہی یسوع نے اس سے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا ...... یسوع نے ان سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس انہوں نے لبالب بھر دیا، پھر اس نے ان سے کہا اب نکال کر میر مجلس کے پاس لے جاؤ پس وہ لے گئے جب میرِ مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے

بن گیا تھا" (یوحنا ۱ تا ۹) الامان ، الحفیظ

یہ مختصر سی داستان خونچکاں جو بادل نخواستہ حقیقت حال کی وضاحت کے لئے نقل کر دی ہے ، مقصد صرف یہ ہے کہ یہودیوں ، عیسائیوں کا حضرات انبیاء کے متعلق عقیدہ بتایا جائے ۔ فقط

## دلائل عصمت :

ہم اپنے دلائل کو قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں

۱۔ دلائل عمومی : جن میں تمام انبیاء علیہم السلام کے دامن تقدس کو "سراپا عصمت" ثابت کیا جائے گا ۔

۲۔ دلائل خصوصی : ان سے صرف وہ دلائل مراد ہیں ۔ جن سے صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم ثابت کیا جائے گا ۔

## آغاز سخن :

سابقہ "دراز نفسی" سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ "عصمت انبیاء علیہم السلام" بالکل ایک واضح اور غیر مبہم حقیقت ہے حتیٰ کہ "معصومیت ملائکہ" بھی ان کے تقدس باطنی اور روحانیت قلبی کو دیکھ کر "سرنگوںیاں" اور "انگشت بدنداں" ہے اور ان کی مخصوص حالت عملی کو دیکھ کر بحر حیرت میں غرقاب اور رشک بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے مگر اس کے باوجود بعض سرپھرے حکماء اور سیاہ بخت علماء کے اقدام بُری طرح لغزش پذیر ہوئے ہیں ان کی یہ "سرپھری" اور "حماقت" صرف عامۃ الناس کے لیے ہی فتنہ کا باعث نہیں بنی بلکہ ایک علمی سرمایہ دار طبقہ کے لیے بھی تباہ کن ثابت ہو گئی ہے ، اس کا سب سے بڑا سبب ان حضرات کی علمی کمزوری اور تہہ منظر تک نارسائی ہے کیونکہ انھوں نے ان "نفوس قدسیہ" کو ابلاغ و رسالت کے علاوہ باقی امور میں عام انسانوں کے برابر سمجھا یہ تمام تقصیر فہم کے برگ و بار ہیں ۔ اور تعصب و خود بینی کا نتیجہ ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ مقدس گروہ اپنی خلقت و تربیت ، طفولیت و شباب کہولت و شیخوخت ،

تجرد و ازدواج، رضا و غضب، جد و ہزل، اطاعت و عبادت، خواب و بیداری خورد و نوش، توبہ و استغفار، حیات دنیوی کے ہر شعبہ اور ممات و بعد الممات عالم برزخ، عالم حشر، عالم دوام میں دوسرے افراد انسانی سے ممتاز اور یگانہ ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ ابتدائے خلقت سے ہی ان کی تربیت خدا کی ذات اقدس کرتی ہے اور گندے سے گندے ماحول اور معاشرے سے یہ "حضرات قدسیہ" متاثر و منفعل نہیں ہوتے۔ منصب رسالت کی ذمہ داری اور عہدہ نبوت کے فرائض منصبی کو نہایت تندہی سے پورا کرنے کے لیے ان کو ابتداء ہی سے تیار کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ کے لئے اخلاقی لحاظ سے کوئی رذیل سے رذیل تر انسان ان کی طرف انگشت نمائی نہ کر سکے۔ "فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون" — یونس — میں اسی تعلیم و تربیت کی طرف اشارہ ہے اور "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" (انعام) سے بھی یہی حقیقت مترشح ہوتی ہے۔

**دلائل عمومی:** (۱) انقیاد دواعی شر: انسان کو گناہ پر آمادہ اور عصیان و طغیان پر برانگیختہ کرنے والی صرف دو ہی طاقتیں ہیں ایک اندرونی جس کو "نفس" کہا جاتا ہے "نعوذ باللہ من شرور انفسنا" میں اسی طاقت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ نیز حضور علیہ السلام نے "انسان کا سب سے بڑا دشمن برا نفس" ہے فرما کر اسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ انسان اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے سب کچھ کر گزرتا ہے، دوسری بیرونی طاقت ہے جس کو "شیطان" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس سے "ان الشیطان لکم عدو مبین" کہہ کر بچنے کی تلقین بالیقین کی گئی ہے۔

حضرات انبیاءؑ کے متعلق پہلی طاقت یعنی نفسانی کا تو یہ عالم ہے کہ ان کو پیدائشی اور فطری طور پر ایسا نفس موہوب ہوتا ہے جو ہر معصیت سے نفور گناہ سے دور اور نشہ عبودیت سے چور ہوتا ہے یہ نہیں کہ ریاضیات و مجاہدات کی بنا پر ان کا نفس مطیع و منقاد ہو جاتا ہے بلکہ قدرتی طور پر ہی "تابع فرمان" مرحمت ہوتا ہے باقی رہی بیرونی طاقت یعنی شیطان تو وہ بھی ان کے نفوس مطہرہ کے سامنے "الا عبادک منہم المخلصین" کہتا ہوا سرنگوں ہو جاتا ہے اور ان کے تقدس باطنی کو دیکھ کر اپنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا ہے جب ان نفوس قدسیہ کی روحانیت کا یہ عالم ہے تو گناہ اور معصیت کس دروازہ سے ان کے اندر داخل ہو؟

(باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ)